مرثیہ (۱۱) حضرت زینبؑ

یہ صفِ مرثیہ اللہ کی کرامت ہے

(۱)

یہ صفِ مرثیہ اللہ کی کرامت ہے
چراغِ بیت محمدؐ سرِ رسالت ہے
ہر ایک بند کے اندر علیؑ کی حجت ہے
یہ فاطمہؑ کی تمنا حصولِ فطرت ہے
نتیجہ سخت ہے زینبؑ کی نیک کاوش کا
یہ امتحان ہے اشکوں کی آزمائش کا

(۲)

جناب فاطمہؑ اللہ کی امانت ہیں
نبیؐ کی فکر سے آئینۂ رسالت ہیں
وقارِ آیۂ تطہیر کی ضمانت ہیں
ہماری قوم پہ معبود کی کرامت ہیں
انہی کی بیٹی ہیں تمہیدِ لافتیٰ زینبؑ
ہیں یہ بھی مظہرِ اوصافِ مصطفیٰؐ زینبؑ

www.emarsiya.com

(۳)

سکونِ حمد ہے وجدانِ آگہی زینبؑ
ہزار کرب لئے ہے ہنسی خوشی زینبؑ
بہارِ گلشنِ فردوس کی سخی زینبؑ
یہی ہے مقصدِ سرورؑ کی روشنی زینبؑ
غضب جلال کا دشمن کے روبرو ٹھہرا
اصول، حکم الٰہی کی گفتگو ٹھہرا

(۴)

حصولِ مرضیٔ سرور صدائے زینبؑ ہے
بقائے دینِ پیمبرؐ ثنائے زینبؑ ہے
یہی ہے مرضیٔ رب جو رضائے زینبؑ ہے
یہ درسِ مجلس و ماتم عطائے زینبؑ ہے
عقیدتوں کی حقیقت میں انکسار نہ ہو
ہو آبشارِ عزا یوں کوئی شمار نہ ہو

(۵)

ہے جیسی ہند میں سرورؑ کے رنج وغم کی فضا
نہ یوں عرب کی فضا ہے نہ یوں عجم کی فضا
خدا کے فضل سے زینبؑ کے ہے بھرم کی فضا
ہے مجلسوں میں بہم حق ترے کرم کی فضا
جو کربلا کی شہادت کا فیض جاری ہے
حسین ابن علیؑ تجھ پہ آہ و زاری ہے

www.emarsiya.com

(۶)

ہے کربلا کا نمایاں نصاب زینبؑ سے
ملا ہے شر کو اصولی جواب زینبؑ سے
کھلی جہاں میں خدا کی کتاب زینبؑ سے
عیاں ہے رُخ سے رُخِ بوتراب زینبؑ سے
علیؑ کی طرح سرِ انقلاب ہیں زینبؑ
رفیقِ شرطِ رسالت مآبؐ ہیں زینبؑ

(۷)

عجیب دَور ہے کس کو کہے کوئی اپنا
ہر اک نگاہ میں دہشت گری کا ہے سپنا
یہ ظالمین کا کہنا کسی سے کیا ڈرنا
یہ کیا مذاق ہے لفظِ جہاد کو جپنا
جہاد کیا ہے جو معنے بتا نہیں سکتے
کبھی وہ سرحدِ اسلام پا نہیں سکتے

(۸)

یہ مرثیہ کا ہے تنویر مصطفیٰؐ چہرہ
علومِ ساقیِ کوثر سے ہے بھرا چہرہ
یہ فاطمہؑ کی دعاؤں کا مدّعا چہرہ
ہے سادگی سے مصائب کا آئینہ چہرہ
ہیں ارد گرد جو شیدائے مرثیہ خوانی
نظر میں رکھتا ہوں اجزائے مرثیہ خوانی

www.emarsiya.com

(۹)

ہماری فکر کی تدبیر سے بنی تقدیر
ادب شناسوں کی کڑیوں سے بن گئی زنجیر
وہ میرؔ و عشقؔ و تعاشقؔ انیسؔ اور دبیرؔ
ہیں لکھنؤ کے مہذب ضمیر کی جاگیر
جو مجلسِ شہِ دیںؑ کے چراغ روشن ہیں
بہشت کے اِسی غم سے سراغ روشن ہیں

(۱۰)

ولا کی چاندنی چھٹکی ہوئی ہے نورانی
ہو جیسے مولدِ کعبہ کی بات وجدانی
علومِ فاطمہؑ زہراؑ ہیں وصفِ ایمانی
شعورِ نطق بلاغت کی ہے زباں دانی
ہوائیں چلنے لگیں ذوالفقار کی صورت
مہک نشور ہوئی تیز دھار کی صورت

(۱۱)

اصولِ دیں پہ چلو یوں بہ شکلِ حُسنِ عمل
وفا میں آلِ محمدؐ کی گذرے ایک اک پل
ہمیشہ کرب و بلا پہنچو چل کے سر کے بھل
کہیں نہ ایسا ہو آجائے اس سے پہلے اجل
گناہ صاحبِ ذیجاہ کو پسند نہیں
غرور و تمکنت اللہ کو پسند نہیں

www.emarsiya.com

(۱۲)

نظر جمائے ہیں اب عرش کے سبھی افلاک
یہ لکھنؤ کی فضا ہوگئی بہت غمناک
ہر اک نگاہ میں ہے کربلا کی خاکِ پاک
غمِ حسینؑ سے ہیں ماتمی گریباں چاک
یہاں سبیلوں پہ پیاسوں سے خوب رونق ہے
مگر صدائے سکینہؑ سے میرا دل شق ہے

(۱۳)

یہ لکھنؤ ہے وہی جان دلبراں تھے سبھی
جدھر سے گذرو اُدھر لوگ ہم زباں تھے سبھی
گلی گلی میں عزادار خانداں تھے سبھی
حسینؑ والے تھے سب اور نوحہ خواں تھے سبھی
کبھی یہ شہر تھا روشن سبھی اصولوں سے
اگر سلگتے تھے خوشبو سمیت پھولوں سے

(۱۴)

جہادِ حق کا سراپا دکھائی دیتا ہے
کبھی علم کا پھریرا دکھائی دیتا ہے
وہ فوجِ شام کا حملہ دکھائی دیتا ہے
ہمیں حسینؑ کا خیمہ دکھائی دیتا ہے
اُدھر یزید کا لشکر ہے قہرِ شمر کے ساتھ
اِدھر ہیں پیاسے بہتر بھی اپنی فکر کے ساتھ

www.emarsiya.com

(۱۵)

عجیب دَور ہے چہروں پہ اضطراب نہیں
وہ انقلاب ہے جس کا یہاں جواب نہیں
عیوب چھائے ہیں ایسے کوئی حساب نہیں
حصولِ حق کے لیئے فکر ہم رکاب نہیں
شعورِ عقل و خرد کو سند نہیں ملتی
ہر ایک اپنے میں گم ہے کہ حد نہیں ملتی

(۱۶)

یہاں جو ہاتھ میں پیسہ ہے کتنی دیر کا ہے
جو سوچتا ہے یہ رتبہ ہے کتنی دیر کا ہے
جو ظلم کردہ نتیجہ ہے کتنی دیر کا ہے
چہار سمت جو چرچا ہے کتنی دیر کا ہے
نہ وہ یزید رہا اور نہ تاج و تخت رہا
نہ اُس کی فوج رہی اور نہ اس کا بخت رہا

(۱۷)

جفا پرستوں پہ سوچو تو اس زمانے میں
فریب دینا ہے شامل فریب کھانے میں
ملے گا کچھ نہیں یوں شور و غل مچانے میں
سکوں ملے گا محمدؐ کے آستانے میں
نبیؐ کے دین پہ بس پنجتنؑ کا سایا ہے
حقوقِ شرع کو زینبؑ نے ہی بچایا ہے

www.emarsiya.com

(۱۸)

ہے عرض حال کی تمثیل اک بہن کا سفر
وہ رودِ نیل سے مربوط ہے جہاں کی خبر
اثر دکھاتا ہے بھائی بہن کا حسنِ نظر
ہنر کے ساتھ محبت کے فرض میں ہے اثر
محبتوں کا یہ رشتہ بھی یادگاری ہے
قدم قدم پہ تسلسل میں بیقراری ہے

(۱۹)

نبیؑ کے ساتھ جہاں ہم رکاب تھا صندوق
نجات کے لئے عزت مآب تھا صندوق
تھپیڑے تھے تو بصد اضطراب تھا صندوق
لئے نبیؑ کو سرِ آب و تاب تھا صندوق
محبتوں کے سفر میں بہن تھی موسیٰ کی
نظر سفینۂ الہام پر تھی دریا کی

(۲۰)

بہن حسینؑ کی اب فاطمہؑ کی وارث ہے
یہی تو بات ہے مشکلکشا کی وارث ہے
یہی تو خلد کی آب و ہوا کی وارث ہے
مدینہ اور نجف کربلا کی وارث ہے
بہ عقل و فکر و نظر ماورائے ہمت ہے
بھڑے یزید کے شر سے اُسی کی جرأت ہے

www.emarsiya.com

(۲۱)

زباں کے زور پہ جاگیرِ حق تھی سچائی
شعاعِ مہر کی تنویرِ حق تھی سچائی
اصولِ دیں کی یہ تدبیر حق تھی سچائی
کلامِ پاک کی تطہیرِ حق تھی سچائی
نچوڑ دین کا زینبؑ نے پُر بہار کیا
علومِ نہجِ بلاغت کو آشکار کیا

(۲۲)

نجات بخت کو یہ جام کربلا سے ملا
سبھی کو دین کا پیغام کربلا سے ملا
سند نصیبوں کو اسلام کربلا سے ملا
یہ مشکِ عنبرِ الہام کربلا سے ملا
جہاں میں نکہتِ منبر کی شان ہیں زینبؑ
ولائے آلِ محمدؐ کی آن ہیں زینبؑ

(۲۳)

کیا ہے ظلم کے طوفاں سے دیں کا بیڑا پار
جہانِ غم ہے کہ یہ بھی ہے مصر کا بازار
ہوں جیسے خیبر و خندق میں حیدرِ کرارؑ
زباں سے پھول برستے ہیں جیسے تیز پھوار
بہن حسینؑ کی کیا ترجمانِ منظر ہے
جہادِ صبر پہ وہ نوحہ خوانِ سرورؑ ہے

www.emarsiya.com

(۲۴)

نصیب دوڑ رہا ہے نصیب کے پیچھے
نظر کوئی نہیں آتا غریب کے پیچھے
مخدراتِ عمل ہیں نقیب کے پیچھے
حیاتِ روح ہے ایسے نجیب کے پیچھے
جنابِ زینبؑ حق ہیں رسولؐ کی آواز
جہاں میں گونج رہی ہے بتولؑ کی آواز

(۲۵)

ہیں دشمنوں کی فصیلوں کے درمیاں زینبؑ
حسینیت کے تقاضوں کی ہیں نشاں زینبؑ
یہ کاروانِ ہدایت کی پاسباں زینبؑ
ہیں ساتھ الفتِ حق میں رواں دواں زینبؑ
کوئی بھی قولِ یقیں کو گرفت کر نہ سکا
وقارِ فاتحِ خیبر کو پست کر نہ سکا

(۲۶)

اصولِ حق میں سرِ پُر نقاب ہے آمد
بہن کے ساتھ یہی لاجواب ہے آمد
متاعِ فکر کی لُب لُباب ہے آمد
فضیلتوں سے بقائے حجاب ہے آمد
وہ گھر سے معنی و مفہوم لے کے آئی ہیں
وقارِ جادۂ مظلوم لے کے آئی ہیں

www.emarsiya.com

(۲۷)

ہمارے واسطے احسانِ کردگار ہیں یہ
خود اپنے بھائی کے فرمان پر نثار ہیں یہ
مصیبتوں کے تلاطم میں بے قرار ہیں یہ
حضورِ پیش امامت بھی باوقار ہیں یہ
جہادِ صبر و تحمل کی پاسباں زینبؑ
ہیں کربلا کی حقیقت کی داستاں زینبؑ

(۲۸)

حسینؑ نور ترا نورِ مصطفائی ہے
جلالِ شانِ شجاعت بھی مرتضائی ہے
عبادتوں کی ادا آیتِ کسائی ہے
حسین صلح کی عادت حسنؑ سے پائی ہے
یوں ساتھ ساتھ سفیرِ نجات ہیں زینبؑ
علیؑ کی نہجِ بلاغت صفات ہیں زینبؑ

(۲۹)

بہ فیضِ ساقیٔ کوثر جو تشنہ کام چلے
وفورِ شوقِ شہادت میں تیز گام چلے
نجات ذہنوں پہ چھائی سبھی کے کام چلے
حسینؑ زندہ رہیں اور علیؑ کا نام چلے
بہن حسینؑ کی ظالم کے شر سے ڈرتی ہے
حبیب ابنِ مظاہرؑ کی فکر کرتی ہے

www.emarsiya.com

(۳۰)

حسینیوں کو میسر نہ تھا کہیں آرام
اُدھر کثیر تھا لشکر اِدھر تھے کچھ گلفام
اُدھر تو نہر سے سیراب تھی سپاہِ شام
اِدھر تھے گھوڑوں کے اُوپر سوار تشنہ کام
امام سوچ رہے تھے علم سجائے ہوئے
بہن کو آس دلاتے تھے سر جھکائے ہوئے

(۳۱)

چلے امامؑ کی نصرت کو وہ جری بنکر
نظر دفاع پہ رکھتے تھے لشکری بنکر
جہادِ نفس پہ قائم تھے حیدریؑ بنکر
زمیں ہلاتے تھے گھوڑوں سے خیبری بنکر
تھے راہواروں پہ قابض وہ لال زینبؑ کے
ہلالِ رُخ پہ تھے روشن ہلال زینبؑ کے

(۳۲)

حصولِ فکر و نظر لاجواب تھے عباسؑ
شجاعتوں میں دلِ بوتراب تھے عباسؑ
وہ سورماؤں میں زینبؑ کا خواب تھے عباسؑ
وہ شیر دل تھے مگر بے حساب تھے عباسؑ
سپاہِ شام بھی اُنکی نظر سے ڈرتی تھی
یزیدیوں کی قضا رُخ اِدھر نہ کرتی تھی

www.emarsiya.com

(۳۳)

حسینؑ والے سبھی تھے وفا شناس یہاں
جری ٹہلتا تھا خیموں کے آس پاس یہاں
اِسی سبب سے نہ زینب کو تھا ہراس یہاں
تھی پیاسے بچوں کو بھی اُس کے دم سے آس یہاں
وہ شیر پیاسوں کے دردِ جگر سمیٹے تھا
جلال پردۂ دیوار و در سمیٹے تھا

(۳۴)

حسینیت کی فضا چھا رہی تھی خیموں میں
حیاتِ خُلد نظر آ رہی تھی خیموں میں
ہر اک نگاہ کو تڑپا رہی تھی خیموں میں
وہ ضو چراغ کی بہلا رہی تھی خیموں میں
سکون پیروِ عقبیٰ کے بس قرار میں تھا
قرار دینِ محمدؐ کے اختیار میں تھا

(۳۵)

تھے ذوالفقار کے چرچے زبان کے اوپر
نظر میں پھرتے تھے خیبر کی جنگ کے منظر
تھے تذکروں میں بھی منشور فکرِ خیر و شر
ارادے دیکھ رہے تھے پھر عظمتِ حیدرؑ
زباں پہ زینبیؑ رہوار اپنے جوش پہ تھے
وہ دونوں عون و محمدؐ ہوا کے دوش پہ تھے

www.emarsiya.com

(۳۶)

ہر ایک خیام میں جو تھا وہ مبتلائے حسینؑ
ہر ایک طرز تھا انصار میں برائے حسینؑ
ہر ایک خیمہ میں ہوتی رہی ثنائے حسینؑ
یہ غور سنتے رہے سب کو سر جھکائے حسینؑ
یہ رات وہ تھی جسے ماہتاب پا نہ سکا
پھر آفتاب سحر بن کے مسکرا نہ سکا

(۳۷)

بہارِ فاطمہؑ زہرا پہ ہو درود و سلام
یہ ذکرِ خیر ، خدا را نہ ہو برائے نام
حدیث پڑھتے رہو شاہِ دیں کی صبح و شام
یہی تھی عابدؑ و زینبؑ کا اژدہام میں کام
پیامِ دینِ محمدؐ کو آشکار کیا
بیانِ کرب و بلا کو ذوالافتخار کیا

(۳۸)

یہ کربلا کا بیاں داستانِ زینبؑ ہے
یہ لکھنؤ کی زمیں بوستانِ زینبؑ ہے
یہ مرثیوں کا تسلسل بیانِ زینبؑ ہے
یہ ذاکروں کا چمن خاندانِ زینبؑ ہے
یہ عندلیبوں پہ جو کچھ نکھار ہے ناصرؔ
یہی تو ماہِ عزا کی بہار ہے ناصرؔ

www.emarsiya.com

(۳۹)

مخالفینِ سخن ظلم و شر کے ہیں بانی
کہو نہ ان کی جفاؤں کو ان کی نادانی
وہ جن کو رہتی ہے شعر و سخن سے حیرانی
اُنہیں کو بھاتا نہیں ذکرِ مرثیہ خوانی
بغور آکے سُنیں ذکرِ واجبی ہے یہی
کہ فاطمہؑ کی پسندیدہ ذاکری ہے یہی

(۴۰)

یہی تھا کاوشِ زینبؑ کا مقصد عالی
حسین ابن علیؑ کی رہے بُکا جاری
رہے نہ مرثیے سے اب کوئی جگہ خالی
صدائے بنت نبیؐ کس قدر ہے دکھیاری
علیؑ و فاطمہؑ زہرا کی بس خوشی ہے یہی
فرشتے آتے ہیں سننے وہ ذاکری ہے یہی

(۴۱)

طریقے بدلے ہیں پچھلا سا دم نہیں کوئی
یہ روز، روزِ قیامت سے کم نہیں کوئی
وہ بے اثر ہے اگر آنکھ نم نہیں کوئی
حسینؑ ابن علیؑ جیسا غم نہیں کوئی
شریکِ مجلس و ماتم تو لوگ رہتے ہیں
مگر رسوم کے دھاروں کے ساتھ بہتے ہیں

www.emarsiya.com

(۴۲)

یہ بات جان لو ہیں وہ حق آشنا زہراؑ
کلامِ حق کی طہارت ہیں با خدا زہراؑ
حصولِ مقصدِ عنوانِ اِنّما زہراؑ
یہی ہیں دخترِ محبوب کبریا زہراؑ
اِنہیں صفات کی اعلیٰ صفات ہیں زینبؑ
جہادِ صبر کی اک کائنات ہیں زینبؑ

(۴۳)

کہیں پہ ضبط کی دیوار بن گئیں زینبؑ
کہیں پہ صبر کا اظہار بن گئیں زینبؑ
کہیں پہ احمدِ مختار بن گئیں زینبؑ
کہیں پہ حیدرِ کرارؑ بن گئیں زینبؑ
زبان بن گئی آئینہ دار زینبؑ کی
تھی آفتاب یہی ذوالفقار زینبؑ کی

(۴۴)

کسائے فاطمہ زہراؑ کی ہیں ضیا زینبؑ
برائے فاطمہ زہراؑ ہیں مرحبا زینبؑ
بجائے فاطمہ زہراؑ ہیں لافتیٰ زینبؑ
رضائے فاطمہ زہراؑ کی ہیں دعا زینبؑ
مصیبتوں کا اثر انقلاب لے آیا
یزیدیوں کے ستم کا جواب لے آیا

www.emarsiya.com

(۴۵)

کہیں پہ بنت علیؑ نے ثنا سرائی کی
جہاں پہ وقت پڑا بڑھ کے حق ستائی کی
کہیں پہ عابدِ مضطر کی رہنمائی کی
کبھی نہ شرط لگائی کہیں رہائی کی
ہر اک سفیر کے احساس کو جھنجھوڑ دیا
یزیدیت کی فضا کا گلا مروڑ دیا

(۴۶)

حسینؑ کہتے تھے ہر آن بار بار بہن
ہر اک جہاد پہ قائم تھی جاں نثار بہن
ولا کی چھاؤں میں سرورؑ کی یادگار بہن
نہ دیکھی تشنہ دہن ایسی ذی وقار بہن
اصولِ دیں ترا پیغام بن گئی زینبؑ
دیا وہ درس کہ اسلام بن گئی زینبؑ

(۴۷)

وہ غم ہے رات کی بیداریوں میں ماتم دار
رضائے فاطمہ زہراؑ کے ہیں یہ دل کا قرار
حصارِ مجلس و ماتم سے ہیں عزا پہ نثار
ہراک زبان پہ ہے آج کل یہی گفتار
حصولِ مجلس شبیرؑ بن گئیں زینبؑ
عزائے شاہ کی تنویر بن گئیں زینبؑ

www.emarsiya.com

(۴۸)

جہاں میں پھیل گیا کربلا کا سوز و ساز
چہار سمت دلوں تک پہنچ گئی آواز
علیؑ کی بیٹی کا دیکھے کوئی ذرا اعجاز
رہی وہ تشنہ لبوں کے سبیل کی دمساز
شرابِ ساقیٔ کوثر کی بو مہکنے لگی
فضا میں مرثیہ گوئی کی خو مہکنے لگی

(۴۹)

تھا بنتِ فاطمہ زہراؑ پہ وہ علیؑ کا جلال
شجاعت حدِ صبر و رضا کی تھی یہ مثال
قدم قدم پہ وہ تیوری کی خیبرانہ ڈھال
غضب بھی تیغ کی صورت دکھا رہا تھا کمال
علیؑ کی بیٹی کا اب طرز طرزِ عیسیٰ تھا
ہر ایک لفظ دلوں پر عصائے موسیٰ تھا

(۵۰)

چھڑی تھی دوسرے انداز کی یزید سے جنگ
اصول بدلے ہوئے تھے یزید والے تھے دنگ
عجیب چہروں کا سب کے بدل رہا تھا رنگ
نئی تھی تیغ نئی ڈھال تھی نئے تھے خدنگ
یزیدیوں کے ستم ہی بس اُن کے مسلک تھے
دفاعِ ظلم کے پیرائے سب اچانک تھے

www.emarsiya.com

(۵۱)

نہ اہلِ شر میں تھا دم اور نہ اُنکے قوم میں دم
غضب کے سامنے اب پیچھے ہٹ رہے تھے قدم
یہ ہار تھی کہ پسینہ سے اُنکے جسم تھے نم
جواز ڈھونڈھ رہے تھے یزیدیوں کے بھرم
خود اپنے نہج سے کیا باوقار تھیں زینبؑ
کھلے تھے پھول دہن کی بہار تھیں زینبؑ

(۵۲)

قطار اونٹوں کی رہوارِ جنگ میں ہے شمار
نہ پوچھو کتنے مقدس ہیں اس سفر کے سوار
سب اس میں عابدِ مظلومؑ کے ہیں ورثہ دار
اس امتحان کی منزل کی ہے خبر تیار
نتیجہ صبر کا یوں جگمگاتا جاتا تھا
جہادِ نفس حقیقت دکھاتا جاتا تھا

(۵۳)

اثر شہادتِ مظلومؑ کا نمایاں ہے
بھنور کے بیچ ہوا ساز گرد طوفاں ہے
وہ نوک نیزہ پہ ہمراہ وردِ قرآں ہے
غمِ حسینؑ سے اب چاک ہر گریباں ہے
ستارے ٹوٹ رہے ہیں سبھی حصاروں سے
زمین آپ دہلتی ہے دل فگاروں سے

www.emarsiya.com

(۵۴)

وہی ہے روضوں کے آثار پہ جفا گردی
علیؑ کی عترتِ اطہارؑ پہ جفا گردی
علیؑ کے سایۂ دیوار پہ جفا گردی
نظامِ احمدؐ مختار پہ جفا گردی
ابھی بھی آلِ پیمبر پہ ظلم جاری ہے
نتیجہ جان لو ظالم پہ صبر بھاری ہے

(۵۵)

سناؤ کرب و بلا کے وہ حال زار پہ بین
صدائیں آتی ہیں ہر سمت سے حسینؑ حسینؑ
لُٹا ہے فاطمہ زہراؑ کے ہائے دل کا چین
نہ پاس رہ گئے بیٹے نہ اب رہے حسنینؑ
ہر ایک سمت یہ زینبؑ کی آہ و زاری ہے
سکینہؑ روتی ہے ماؤں کو بیقراری ہے

(۵۶)

رباب کہتی ہے اصغر بچھڑ گئے گھر سے
لپٹ کے روتی ہے لیلیٰ بھی لاشِ اکبرؑ سے
خفا تم ہو گئے اے لال آج گھر بھر سے
جیوں میں کس کے سہارے بتا دو مادر سے
سنو تو لال مرے جب وطن کو جاؤں گی
جو تم کو پوچھے گی صغرا تو کیا بتاؤں گی

www.emarsiya.com

(۵۷)

سبھی غموں سے خبردار تھیں یہی زینبؑ
مصیبتوں میں پُر افکار تھیں یہی زینبؑ
سفر کے کرب سے بیمار تھیں یہی زینبؑ
وہ پھر بھی حیدرؑ کرار تھیں یہی زینبؑ
ہر انقلاب کے طوفاں کو زیر کرتی تھیں
نظامِ ظلم کے عنواں کو زیر کرتی تھیں

(۵۸)

پسر کے لاشوں پہ روتی تھیں زینب مضطرؑ
نہ ٹالا ماں کا کہا تم نے میرے نورِ نظر
کیا ہے سرخرو ماں باپ کو سرِ محشر
لبوں کو چوم کے کہتی تھی دخترِ حیدرؑ
یہ کمسنی میں مرے لال دل کو توڑ گئے
وہ ماموں جان کو ان آفتوں میں چھوڑ گئے

(۵۹)

سرہانے بچوں کے زینبؑ بلائیں لیتی تھیں
کبھی وہ بالوں کو لمبائی کو ٹٹولتی تھیں
کبھی وہ چہروں سے خونِ جگر کو پوچھتی تھیں
کبھی وہ عون و محمدؑ کے منہ کو چومتی تھیں
تمہیں بھی یاد کیا کرتے ہوں گے عبد اللہ
دعائیں تم کو دیا کرتے ہوں گے عبد اللہ

www.emarsiya.com

(۶۰)

خدا کے واسطے ماں کی خطا معاف کرو
منگا کے پانی نہ تم کو دیا معاف کرو
کہا جو میں نے وہ تم نے کیا معاف کرو
تڑپ رہی ہے مری مامتا معاف کرو
تمہارا ماں پہ یہ احسان ہے مرے بیٹو
حیاتِ صبر پریشان ہے مرے بیٹو

(۶۱)

میں ہر گھڑی مرے بچوں تڑپتی رہتی ہوں
تمہاری یاد میں ہر دم سسکتی رہتی ہوں
میں اپنے بھائی کی خاطر دہلتی رہتی ہوں
وہ کرب ہے کہ بس اب ہاتھ ملتی رہتی ہوں
فریضہ اپنا بھی صرفِ شعار کر ڈالا
تمہیں بھی لاڈلوں حق پر نثار کر ڈالا

(۶۲)

ہماری ماں کو بتانا جو تھے وہ قتل ہوئے
نبیؐ کو جاکے سنانا جو تھے وہ قتل ہوئے
مرے پدر کو جتانا جو تھے وہ قتل ہوئے
یہ بات بھول نہ جانا جو تھے وہ قتل ہوئے
میں قید ہوکے سنو سوئے شام جاتی ہوں
زباں ہے خشک مگر حال دل سناتی ہوں

www.emarsiya.com

(٦٣)

سخی سمجھتے تھے بنت سخی کو عبداللہ
نظر میں رکھتے تھے نورانگی کو عبداللہ
سکون دیتے تھے اس خانگی کو عبداللہ
سلام کرتے تھے بنتِ علیؑ کو عبداللہ
علیؑ کی بیٹی کا وہ احترام کرتے تھے
وہ نرم لہجہ میں ہر دم کلام کرتے تھے

(٦٤)

اب اس کے بعد مدینہ کا حالِ زار سنو
تھیں اضطراب کے عالم میں بیقرار سنو
قدم قدم پہ وہ ہوتی تھیں اشکبار سنو
پکارتی تھیں وہ گھر بھر کو بار بار سنو
نہ کوئی آس تھی باقی نہ کوئی ہمدم تھا
گلے میں رسی کے زخموں سے اُنکا سر خم تھا

(٦٥)

مدینہ پہنچیں تو زینبؑ کا غیر حال ہوا
وہ گھر تو گھر تھا مدینہ ہی پُر ملال ہوا
غم حسینؑ سے سارا جہاں نڈھال ہوا
علیؑ کی بیٹی سے شوہر کا یہ سوال ہوا
یہ بد شگونی ہے تم کیوں زمیں پہ بیٹھی ہو
ہو کون بولو تو کیوں میرے گھر میں روتی ہو

www.emarsiya.com

(۶۶)

ہزار زخم لئے کربِ جاں ہوں عبد اللہ
میں قید ہو کے غریب البیاں ہوں عبد اللہ
بہن حسینؑ کی میں ناتواں ہوں عبد اللہ
وہی میں عونؑ و محمدؑ کی ماں ہوں عبد اللہ
میں کیا بتاؤں کہ کس کس کو رو کے آئی ہوں
میں اپنے بچوں کو غربت میں کھو کے آئی ہوں

(۶۷)

رہی نہ جسم میں قوت سنو مرے والی
نہیں ہے اٹھنے کی ہمت سنو مرے والی
پڑی ہے مجھ پہ قیامت سنو مرے والی
دکھا دو حجروں کی صورت سنو مرے والی
نبیؐ کے دیں پہ مرے لاڈلے نثار ہوئے
شہید ہو کے مرے لال ذی وقار ہوئے

(۶۸)

وہ واقعات نظر آ رہے ہیں اے والی
مرے کلیجہ کو بر ما رہے ہیں اے والی
یہ حجرے صبح سے رُلوا رہے ہیں اے والی
نظر کو خون کئے جا رہے ہیں اے والی
ہوا یہ گھر مرا سُونا کدھر کو جاؤں میں
بتاؤ بچوں کو اپنے کہاں سے پاؤں میں

www.emarsiya.com

(۶۹)

چمٹنے والے وہ دلبر نظر نہیں آتے
وہ دونوں حُسن کے پیکر نظر نہیں آتے
کہیں بھی گھر کے وہ اندر نظر نہیں آتے
پکاروں انکو کہاں پر نظر نہیں آتے
میں تم کو عون و محمدؑ دعائیں دیتی تھی
میں روز اٹھ کے سویرے بلائیں لیتی تھی

(۷۰)

پکاری دخترِ حیدرؑ کہ گھر ہوا خالی
یہ نوحہ کرتی تھی مادر کہ گھر ہوا خالی
کدھر گئے مرے دلبر کہ گھر ہوا خالی
فغاں تھی ماں کی برابر کہ گھر ہوا خالی
جگر ہلاتے تھے ناصرؔ یہ بین زینبؑ کے
خزاں نصیب ہوئے دل کے چین زینبؑ کے

تمام شد

www.emarsiya.com